اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

نمبر ۱۳ جلد ۱۰

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ سالانہ دو روپے ۸ آنے

۱۵- جون ۱۹۳۶ء | ۲۴- ربیع الاوّل ۱۳۵۵ھ

فہرست مضامین

رؤیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام صہ ۲

ہدایات برائے لجنہ اماء اللہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳/۷

درس القرآن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸/۱۲

رپورٹ سالانہ جلسہ ہائے لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲/۱۵

شذرات ۔ عجائبات ۔ متفرقات ۔ ۱۵/۱۸

جماعت احمدیہ ہر قربانی کیلئے تیار ہو جائے ۱۹/۲۰

اشتہارات ۔ پھول و انگور کی بیل

سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان

" " " " "

" " " سیالکوٹ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا

آج سے ۶۳ سال پہلی کا رویاء

”شائد کوئی تیس برس کا عرصہ گذرا ہوگا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ اب جس مقام پر مدرسہ کی عمارت ہے (ڈھاب کے کنارے پر) وہاں بڑی کثرت سے بجلی چمک رہی ہے“

فرمایا:۔ بجلی چمکنے کی تعبیر یہ ہوا کرتی ہے۔ کہ وہاں آبادی ہوگی (اور علوم سماویہ کی ترویج)

البدر ۲ جلد ۱ نمبر ۸ صفحہ ۵۸ پرچہ ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۲ء (تذکرہ)

گویا یہ نظارہ حضور علیہ السلام نے ۱۸۷۳ء میں دیکھا۔ جو آج ظاہری و باطنی طور سے ہم اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔ ڈھاب کے کنارے ایسا مدرسہ قائم ہے جسمیں علوم سماویہ و دنیاویہ کی تدریس واشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔

دوم۔ تمام ڈھاب کے کنارے جنوب، مشرق، شمال احمدیہ آبادی ہی آبادی ہے۔

سوم:۔ اب تو ظاہری رنگ میں شام کیوقت ہر ایک ناظر دیکھ سکتا ہے۔ کہ ڈھاب کے کنارے مدرسہ میں دارالمقامہ میں اور دیگر ان مقامات میں جو ڈھاب کے کنارے جنوب، مشرق، شمالی گوشے تک بنے ہوئے ہیں، سب میں کثرت سے بجلی چمک رہی ہے۔ اور بجلی کی ایک ایک نورانی لہر اقصائے عالم میں یہ روشن پیغام مسامع عالم تک پہنچا رہی ہے۔ کہ صادق و مصدوق ہے وہ مامور جس کو خدائے زمین و آسمان و دانائے آشکار و نہاں نے آج سے ۶۳ سال پہلے یہ ایمان افروز نظارہ دکھایا۔ کہ ڈھاب کے کنارے کثرت سے بجلی چمک رہی ہے۔ یہ بات باطنی رنگ میں علوم روحانیہ کے نشرواشاعت سے بھی پوری ہوئی۔ اور ظاہری طور پر بھی۔ کیا بلحاظ دورویہ آبادی ہو جانے کے۔ اور کیا باعتبار کثرت سے بجلی چمکنے کے پوری ہوئی۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

مبارک ہیں وہ گھر جو ڈھاب کے کنارے ہیں۔ اور جن کی فہرست میں کسی دوسرے وقت دوں گا۔ اور عجیب بات ہے۔ کہ اکثر کو ان میں سے بجلی کے قمقمے لگوانے کی توفیق خدائے رفیق سے ارزانی ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۵ ؍ جون ۱۹۳۶ء

ہدایات
برائے
لجنات اماء اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قلم سے ابتدائی تحریک میں جو ہدایات لکھی گئی ہیں وہ آپ پڑھ سن چکی ہیں ان کے علاوہ نہ تو میں کچھ کہنا چاہتی ہوں اور نہ کہہ سکتی ہوں ہاں چند ضروری اور ابتدائی باتیں ہیں جن کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں

حضور فرماتے ہیں "اس امر کی ضرورت ہے کہ تم اتحاد جماعت کے بڑھانے کیلئے ایسی ہی کوشاں رہو جیسے کہ ہر مسلمان کا فرض قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقرر فرمایا ہے اور اس کے لئے تیار رہو" آپ نے یہ بوجھ اپنے سروں پر لیا ہے لیکن میں آپ کو تجربہ کی بنا پر بتلانا چاہتی ہوں کہ اگر اتفاق اور اتحاد سے کام نہ لیا گیا تو قطعاً کامیابی کی امید نہ رکھیں ٭

ممبرات کا آپس میں اختلاف رائے ہونا ضروری ہے لیکن اس اختلاف کا ایسے رنگ میں اظہار کرنا کہ دوسرے کیلئے باعث تکلیف یا ندامت ہو یا اگر کسی سے ایسی غلطی ہو بھی جائے تو دوسرے شخص کا اس کو برداشت نہ کرنا ہی تمام جھگڑوں اور انجمن کی بنیاد کو ہلا دینے کا موجب ہو جاتا ہے ہوسکتا ہے کہ کسی بہن کو دوسری بہن سے کوئی ذاتی رنجش ہو لیکن اس کا اظہار اس مجلس میں ہرگز ہرگز نہ ہونا چاہیئے ممکن ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ ان کے دلوں کا بغض حقیقی طور پر دور فرما دے اور یہ طریق ان کے لئے برکات کا موجب ہو جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ یعنی حقیقی مومن اپنے نفس پر دوسرے کو مقدم کرتے ہیں اگرچہ اس میں ان کو خود تکلیف بھی اٹھاتی

پڑے اس لئے ہمیں اس آیت کو عملی طور پر اپنا ورد بنا لینا چاہیئے۔ ابتدائی تحریک کی ہدایت ملا میں حضور فرماتے ہیں۔ "اس امر کی ضرورت ہے کہ عورتیں باہم اپنے علم کو بڑھانے اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔ کسی کا مقولہ ہے کہ "بے علم نتواں خدا را شناخت"۔"

جاہل انسان خدا کو پہچان نہیں سکتا۔

اور حدیث شریف میں آتا ہے "اَلْعِلْمُ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ" علم حاصل کرنا مسلمان مرد و عورت دونو پر فرض ہے۔ کیسا ہی بد قسمت ہے وہ انسان جس نے اپنے خدا کو نہ پہچانا اور کیسا ہی بد بخت ہے وہ مسلمان جس نے اپنے رسول ؐ کے حکم کو نہ مانا۔ جو کام آپ لوگوں کے سپرد کیا گیا ہے اس کے لئے علم حاصل کرنا لازمی اور اشد ضروری ہے۔ اس کے لئے ہمیں پوری جد و جہد سے کام کرنے کی ضرورت ہو گی لیکن ہم چونکہ ایام طفلی سے گذر چکی ہیں اور کسی مدرسہ میں داخل ہو کر تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں اور امور خانہ داری کی وجہ سے ہم کو فرصت بھی کم ہے اس لئے اس کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ

۱ قرآن کریم کے لئے ہم حضور کے درسوں کو سنیں اور سمجھیں۔

۲ اور کسی سے پرائیویٹ طور پر بھی ترجمہ پڑھیں۔

۳ ہم میں سے جس کو جو علم آتا ہو وہ دوسری کو پڑھائے۔ ممبرات کو خصوصاً اور باقی مستورات کو عام طور پر۔

۴ ماہواری جلسے کریں جس میں مردوں کی بھی تقاریر ہوں۔ اور ہم خود بھی مضمون لکھ کر سنائیں اور تقریر کریں۔ جو مضمون اور تقریر کی مہارت نہ رکھتی ہو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور سلسلہ کی دیگر کتب سے کوئی اور اچھا اقتباس سنائے تاکہ جیسا کہ حضور نے ۵ میں لکھا ہے "علم کے استعمال کرنے کا ملکہ پیدا ہو"۔

۵ قرآن کریم کا دور کریں یعنی ملکر باری باری تھوڑا تھوڑا باترجمہ قرآن پڑھیں اور اس طرح بار بار قرآن مجید کو ختم کریں۔

۶ تمام مستورات کو کلمہ سادہ نماز باترجمہ سادہ قرآن پڑھائیں یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب وغیرہ پڑھائیں۔

۷ اردو سکھائیں۔

۸ احادیث پڑھیں اور پڑھائیں ۔

اسی طرح بچوں کی تعلیم و تربیت ہے حقیقتاً اگر دیکھا جائے تو یہ کام اللہ تعالیٰ نے صرف عورتوں کے ہی سپرد کیا ہے لیکن اس

ناقص العقل ہستی نے اپنا فرض مردوں کی گردن پر لاد دیا ہے جبکہ پیدائش سے ہی بچہ ماں کے سپرد ہے تو کس طرح ممکن ہے کہ تعلیم و تربیت کوئی اور کر جائے اس لئے ہمیں اپنی پوری توجہ کو اس کی طرف منعطف کرنا چاہیئے اور نہایت درد دل سے اپنی نئی پود کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نہیں معلوم کہ ابھی سلسلہ پر کیا زمانہ آنیوالا ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ان کو کام کے قابل بنا دیں۔ خدا تعالیٰ کے کام تو کبھی نہیں رُکتے لیکن کیوں نہ ہم اس ثواب کو حاصل کریں اور ہماری اولاد ہی ان شاندار نتائج کو پیدا کرنے کا باعث ہو جو احمدیوں کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے لکھدیئے ہیں۔ حضور اکثر ہمیں اس اہم کام کی طرف درس میں توجہ دلاتے رہتے ہیں اور ابتدائی تحریک کے ضمن میں فرماتے ہیں "اس بات کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ واری کو خاص طور پر سمجھو اور ان کو دین سے غافل اور بد دل اور سُست بنانے کی بجائے چُست ہوشیار تکلیف برداشت کرنیوالے بناؤ اور دین کے مسائل جسقدر معلوم ہوں ان سے ان کو واقف کرو اور خدا رسولؐ مسیح موعودؑ اور خلفاء کی محبت و اطاعت کا مادہ پیدا کرو اس لئے اس کام کو بجالانے کے لئے تجاویز سوچو اور ان پر عمل درآمد کرو" اگر آپ کو اپنے بچوں سے سچی اور حقیقی محبت ہے تو یقیناً یقیناً آپ اس پر عمل کرینگی اور خود بخود آپ کے ذہن میں ایسی تجاویز آجائینگی وہ ماں جو اپنے بچوں سے بیجا لاڈ و پیار کرتی ہے وہ درحقیقت ان کی دشمن ہے اور محبت کرنیوالی ماں کہلائی جانے کی ہرگز مستحق نہیں؛

یہ مت خیال کرو کہ صرف اپنے پیٹ سے پیدا شدہ بچوں کی اصلاح ہمارے ذمہ ہے بلکہ ہر احمدی بچہ ہمارا اپنا بچہ ہے اس کے لئے ویسا ہی درد دکھاؤ جیسا کہ اپنے پیٹ سے نکلے ہوئے بچے کے لئے حضور نے درس میں فرمایا ہے کہ ہمسائے اور متعلقین کے بچوں کی بھی اصلاح کرو۔ دن بھر بھی ماں اگر اپنے گھر کے کاموں میں لگی رہے تب بھی مغرب سے عشاء کی نماز تک کھلانے پلانے سے فارغ ہو کر بجائے ہمسایوں یا گھر والوں سے فضول باتیں کرنے کے اگر اپنے بچوں کو دین کی باتیں بتائے کلمہ نماز دعائیں وغیرہ سکھائے تو بہت کچھ نیک اخلاق پیدا ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے رات ہی کا وقت ہے کہ بچے باہر نکل کر زیادہ بد اخلاقی اور آوارگی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کا وہ وقت نیک مصرف میں صرف ہوگا اور رات کو باہر پھرنے کی عادت سے اپنی آئندہ زندگی میں محفوظ رہینگے؛

حضور نے محلہ وار کمیٹیاں بنانے کا حکم دیتے

ہوئے آیت لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ کی تفسیر میں فرمایا تھا کہ ”کسی بھوکے کو کھانا کھلا دینے اور ننگے کو کپڑا پہنا دینے سے آپ سے یہ ذمہ داری دُور نہیں ہو سکتی۔ اسلام کا اصول ہے کہ ہر مسکین کے لئے کھانا، کپڑا، مکان وغیرہ مہیا کیا جائے قادیان میں چونکہ زیادہ تر غریبوں کی خبر گیری کی جاتی ہے اس لئے یہاں کے لوگوں کو مانگنے کی عادت ہو گئی ہے۔ میں ۵۰۰ روپیہ دینے کے لئے تیار ہوں لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے کہ تمام غرباء اور مساکین کی فہرست تیار کرے اور ان کے لئے کام مہیا کرے تا کہ ہر شخص اپنی روزی خود کما سکے اور یہ بد عادت جو کہ موت کے برابر ہے دُور ہو“ سو اس کے ماتحت تمام شاخہائے لجنہ کا اہم ترین فرض مساکین کے گزارہ کی صورت پیدا کرنا ہو گا جبکہ حضور نے ایسے شرم دلانے والے الفاظ میں ہمیں مخاطب کیا ہے۔ نیز خدا کے حضور ہم سرخرو ہوں کہ الٰہی ہم نے پوری تندہی سے تیرے فضل کے ماتحت ایسا انتظام کر دیا تھا کہ ہماری جماعت میں کوئی ننگا اور بھوکا نہ رہا اور ہم نے تیرے اس حکم کی پورے طور پر پابندی کی اس کے لئے ہمیں صحابہؓ کا نمونہ دیکھنا چاہیئے جو کہ قرآن کریم کے درس میں حضور بیان فرما چکے ہیں ٭

حضور نے صفائی پر بھی بہت زور دیا ہے فرماتے ہیں ”مال روڈ کی سڑکیں دیکھو اور قادیان کی گلیاں“ واقعی شرم کی بات ہے کہ ہم اسلام کے حامل اور اسلام کے احکام سے غافل اور جن کی طرف کفر منسوب کرتے ہیں وہ اسلامی حکم کی پابندی کریں۔ اسلامی قانون ہے ”كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ“ اب بھی کچھ نہیں گیا ہماری گری پڑی چیز ہمیں ملتی ہے فوراً اُٹھا لیں حضور فرماتے ہیں ”عورتیں تو صرف یہ جانتی ہیں کہ دامن سے بچہ کا ناک پونچھ دیا اور گھر میں سے پاخانہ اُٹھا کر گلی میں پھینک دیا“ کیسے افسوس کی بات ہے کیا ہماری صنف اسی قابل رہ گئی ہے؟ شرم! شرم!! شرم!!! اگر ہمیں صفائی کی حقیقت سے اطلاع ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ کہ اللہ صاف اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے اگر ہمیں صفائی کی کُنہ سے واقفیت ہو کہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے اگر ہم اپنے رسولؐ کے احکام کو جانتی ہوں کہ آپؐ نے کس قدر صفائی رکھنے کا حکم دیا ہے بلکہ صفائی کو ایمان کا ایک جزو قرار دیا ہے جیسا کہ اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِيْمَانِ اور اگر ہم مسیح موعودؑ کی تعلیم سے واقف ہوں جیسا کہ نزول المسیح ص ۴۲ میں فرماتے ہیں ”جو شخص ظاہری پلیدیوں سے نفرت نہیں رکھتا اور اس کا گھر کا صحن ناپاک رہتے ہیں وہ اندرونی پاکیزگی میں بھی

سست ہو سکتا ہے سو تم کوشش کرو کہ تمہارے گھر کا کوئی حصہ ناپاک نہ ہو اور نہ ناپاک پانی اور نہ کیچڑ بدررؤں میں کھڑا رہے اور نہ کپڑے میلے کچیلے رہیں یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے جو قرآن شریف میں آچکا ہے ایسے احکام جو خدا تعالیٰ کی کتاب میں آئے وہ اس لئے آئے ہیں تا تم سمجھو کہ جسمانی سلسلہ کو روحانی سلسلہ سے ایک تعلق ہے سو تم نہ تو ظاہری طور پر زمین کے نیچے حصوں کی طرف جھکو اور نہ ہی روحانی طور پر بلکہ اگر ممکن ہو تو اوپر کے مکانوں میں رہو اور ہوادار اور روشن مکان اختیار کرو۔"

تو کیا ہمارے لئے اپنے جسم اپنے بچوں گھر اور متعلقہ گلی کی صفائی رکھنا کوئی مشکل امر ہے؟ اگر ہم گھر کے اندر ہی صفائی رکھیں اور گھر کا کوڑا بجائے گلیوں میں پھینکنے کے ایک پیپے یا بالٹی میں ڈال دیا کریں تو گلیاں بھی زیادہ گندی نہ ہوں کیونکہ گھروں کی غلاظت ہی گلیوں کو بھی گندا کرتی ہے صرف عادت کی بات ہے گند میں رہ کر ہمیں گند کوئی بُری چیز نہیں لگتی اور صفائی میں سستی ہوتی ہے جب گھر کے ہر فرد کو صاف ستھرا رہنے کی عادت ہو گی تو خود بخود چستی پیدا ہو جائیگی اَلْعَادَۃُ کَالطَّبِیْعَۃِ الثَّانِیَۃِ کے مطابق بوجھ نہ محسوس ہو گا۔

علاوہ ازیں چند عنوان اور لکھتی ہوں جنکی طرف ہماری توجہ درکار ہے۔ مثلاً (۱) تیمارداری (۲) غسل میت میں مدد دینا (۳) چندوں کا فراہم کرنا (۴) نمائش کیلئے اشیاء تیار کرنا اور کرانا (۵) امۃ الحی لائبریری کے لئے ممبرات اور چندہ مہیا کرنا (۶) رسومات کے خلاف جہاد کرنا (۷) ہر قسم کے چندوں کی تحریک کرتے رہنا (۸) حضور کی طرف سے جو تحریکات ہوں ان میں حصہ لینا مثلاً تحریک جدید میں خود شامل ہونا اور (۹) دوسروں کو شامل ہونے کی ترغیب دلاتے رہنا (۱۰) سارہ ہال کو جلد جلد مکمل کرنے کی کوشش کرنا (۱۱) ایک ضروری امر قرضہ سے بچنا بھی ہے جس میں آجکل اکثر لوگ مبتلا ہیں یہ ایک بدترین عادت ہے اس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ ایک ایسی پنجہ میں جکڑ لینے والی چیز ہے جس سے نجات محال ہے۔

آپ خود عقلمند ہیں اچھی طرح کام کر سکتی ہیں اگر کوئی مشکل مسئلہ ہو تو جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ لوکل سکرٹری کی طرف رجوع کرو اور جو دقت لوکل سکرٹری کو پیش آئے وہ حضور سے استصواب کرکے آپ سے ہم دریافت کر سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپکو صحیح طریق پر کام کرنیکی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حقیقی نعمتوں سے متمتع فرمائے۔ آمین

آخر میں میں یہ کہہ دینا ضروری سمجھتی ہوں کہ اس شائع شدہ ابتدائی تحریک کو کثرت اور مداومت سے سنائیں کیونکہ یہی وہ ابتدائی قوانین ہیں جن پر لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی گئی ہے اور ان پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

سیکرٹری جنرل لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان
ام طاہر

درس القرآن

فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(سورۃ المدثر - رکوع ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَیں اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو بے انتہا کرم کرنیوالا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ اے کپڑے پر کپڑا اوڑھنے والے۔ کپڑے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جو جسم کے ساتھ لگتا ہے جس طرح بُنیان اور دوسرا جو اوپر پہنا جاتا ہے۔ مثلاً کوٹ صدری۔ جو جسم کے ساتھ لگتا ہے اسے شعار کہتے ہیں۔ اور جو اس کے اوپر کپڑا پہنا جاتا ہے اسے دثار کہتے ہیں۔ آجکل بو نینیں نکل آئی ہیں۔ پچھلے زمانے میں لوگ کھدر کے کپڑے بنا کر پہن لیتے تھے۔ اے دثار پہننے والے۔ یعنی جو دنیا میں سردی محسوس کر رہا ہے۔ جو سرد زمانے میں سے گذر رہا ہے۔ اِس جگہ سردی سے مراد روحانی سردی کا زمانہ ہے۔ جبکہ لوگ دین کی طرف سے غافل ہو جاتے ہیں اور اُن کے دل سرد پڑ جاتے ہیں۔ خدا کی محبت ان کے دل میں نہیں ہوتی اور وہ دنیا کی طرف لگ جاتے ہیں۔ کوئی انسان تو تقویٰ کے لباس سے اس سردی کو دُور کر لیتا ہے اور کوئی یا میں ٹھٹھرے پڑے رہتے ہیں۔ اے تقویٰ پر تقویٰ کا لباس پہننے والے کیونکہ فرمایا لباس التقوىٰ ذٰلك خير۔ گویا تقویٰ کا ایک لباس پہنا۔ لباس پر لباس پہنا ہے۔

قُمْ ۔ کھڑا ہو جا۔ یعنی اس بات پر آمادہ ہو جا۔ محاورہ ہے۔ مطلب یہ کہ ہمت باندھ لو۔

فَأَنْذِرْ ۔ لوگوں کو ہوشیار کر۔ انذار ہوشیار کرنا۔ ڈرانا۔ عام طور پر لوگ اِس کے معنے ڈرانے کے کرتے ہیں۔ مگر ڈرانے کے لفظ میں ایک نقص ہے۔ ڈرانے کا لفظ کسی بھیانک چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ سانپ سے بھاگو۔ مگر خدا تعالےٰ سے ڈرانا یہ نہیں کہ خدا سے بھاگو۔ بلکہ اس کے نزدیک ہو۔ لوگوں کو خدا کے تعلّقات سے آگاہ کر۔ ان کو خبردار کر۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ عام عربی زبان کے لحاظ سے یوں چاہیئے تھا وَكَبِّرْ رَبَّكَ مگر فرمایا رَبَّكَ فَكَبِّرْ یہ زور دینے کے لئے فرمایا ہے۔ اور اس کے معنے یوں بنیں گے۔ وَكَبِّرْ رَبَّكَ ۔ فَكَبِّرْ رَبَّكَ ۔ بڑائی بیان کر اپنے ربّ کی اور پھر بڑائی بیان کر اپنے ربّ کی۔ مراد یہ ہے کہ دنیا میں لوگ اپنی بڑائی بیان کر رہے ہیں۔ عرب میں قاعدہ تھا کہ لوگ مجلسوں میں اپنے آبا و اجداد کی بڑائی بیان کرتے تھے۔ اور دنیا میں جہاں بھی دیکھیں لوگ اپنی ہی بڑائی بیان کرتے نظر آئینگے میں نے یوں کیا اور میں نے یوں کیا۔ عورتیں بھی اگر اپنی مجلسوں میں بیٹھیں تو اپنی بڑائی

بیان کرتی ہیں اگر وہ خدا کی بڑائی بیان کریں تو سب عیب دُور ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کا پہلا کام یہ ہے کہ وہ اپنے ربّ کی بڑائی بیان کرے۔ یہی دنیا کی اصل ترقی کا راز ہے۔ اور یہی نجات کا راستہ ہے مومن کو سب سے زیادہ اللہ کی غیرت چاہیئے۔

جنگ احد میں مسلمانوں کی غلطی سے فتح بظاہر شکست میں تبدیل ہوگئی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک موقع پر دشمنوں میں گھر گئے اور کفار کے پتھر مارنے پر ان کے دندان ٹوٹ گئے اور آپؐ بیہوش ہوکر گر گئے بعض صحابہؓ جو آپؐ کی حفاظت کر رہے تھے آپؐ کے اوپر گر گئے لوگ سمجھے کہ آپؐ شہید ہوگئے ہیں۔

اسوقت جبکہ اسلامی لشکر تتر بتر ہو چکا تھا ابو سفیان نے اپنی بڑائی بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ کہاں ہے محمدؐ ہم نے ان کو مار دیا۔ اس پر بعض صحابہؓ جواب دینے لگے لیکن۔ آپؐ نے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے ان کو خاموش رہنے کے لئے فرمایا۔ کہاں ہے تمہارا ابو بکرؓ ہم نے ان کو بھی مار دیا۔ پھر تیسری بار زور سے پکار کر کہا کہاں ہے عمرؓ۔ لیکن کسی نے حسب ہدایت جواب نہ دیا۔ اس کے بعد ابو سفیان نے کہا۔ اُعل ھبل اُعل ھبل یعنی آج یہ ثابت ہوگیا۔ کہ ہمارا ہبل ہی آج غالب آگیا ہبل کی شان بلند ہو۔ ہبل کی شان بلند ہو۔ ہمارے ہبل کی شان آج ظاہر ہوگئی ہمارے ہبل کی شان آج ظاہر ہوگئی۔ آج اس نے ہمیں فتح دی۔ اسوقت تک تو آپؐ خاموش تھے لیکن جب اس نے خدا پر حملہ کیا سنتے ہی فرمایا۔ جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہؓ فرمانے لگے حضورؐ ہم کیا جواب دیں آپؐ نے خود ہی تو خاموش رہنے کے لئے فرمایا تھا۔ باوجودیکہ اسوقت سخت خطرے کا وقت تھا۔ اور کفار ۳۰۰۰ کی تعداد میں موجود تھے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر حملہ تھا۔ سو آپؐ برداشت نہ کر سکے آپؐ نے فرمایا کہ کہو اللہ عزّ وجلّ پھر باواز بلند فرمایا اللہ عزّ وجلّ۔ اللہ عزّ وجلّ۔ اللہ ہی بہت بڑا ہے۔ اللہ ہی بہت بڑا ہے۔ جب انہوں نے شرک کا کلمہ کہا تو اس پر آپ برداشت کی طاقت نہ رکھ سکے یہ ربّک فکبّر کے اوپر آپؐ نے اپنا عمل دکھایا۔

مکہ میں ہزاروں کی آبادی تھی اور سب طرف کفار ہی کفار تھے۔ اور آپ کے دشمن تھے ایسے خطرناک حالات تھے۔ صرف توحید کی وجہ سے صحابہؓ کو بڑی بڑی تکلیفیں اور دُکھ دیئے جاتے تھے۔ حتّٰی کہ بہت سے صحابہؓ کو ہجرت کرنی پڑی اور بہت تھوڑے صحابہؓ وہاں رہ گئے تھے انہوں نے خیال کیا کہ اس طرح ان کو بھی پراگندہ کر دیں گے تو باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ جائیں گے۔ جب لوگوں نے یہ دیکھا باوجود اس کے بھی کہ لوگ پراگندہ ہوگئے ہیں آپؐ تبلیغ کئے جا رہے ہیں

کُفّار کا ایک وفد بن کر آپ کے چچا حضرت ابو طالب کے پاس آیا اور کہا اے ابو طالب آپ کے لحاظ سے ہم تیرے بھتیجے کو کچھ نہیں کہتے۔ انہیں منع کرو یہ ہمارے بُتوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ ہم اس بات کیلئے تیار ہیں کہ اس کی تائید کریں۔ لیکن یہ ہمارے بُتوں کی بھی تو کچھ عزّت کریں۔ انہیں بُرا بھلا تو نہ کہیں۔ اگر آپ اپنے بھتیجے کا ساتھ دیتے ہیں۔ اور انہیں اس بات سے باز نہیں رکھتے۔ تو ہم آپ سے قطع تعلق کر لینگے۔ ابو طالب مجبور تھے قوم کے سردار تھے اپنی عزّت کا پاس رکھتے ہوئے بھتیجے کو بلایا۔ اور کہا اے میرے بھتیجے لوگ اس طرح کہتے ہیں۔ اگرچہ جو تو کہتا ہے وہ صحیح کہتا ہے اور وہ بالکل سچ ہے۔ لیکن لوگ تیرے درپے ہیں اور آج تو وہ مجھے بھی دھمکی دے گئے ہیں کہ یا اپنے بھتیجے سے تعلق رکھو یا قوم سے۔ بتاؤ تمہارا کیا جواب ہے۔ چچا کی یہ بات سن کر آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا اے میرے چچا آپ مجھے بہت پیارے ہیں۔ آپ نے میری بہت مدد کی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس معاملہ میں آپ کی خواہش پوری نہیں کر سکتا۔ یہ تکلیف تو کچھ نہیں۔ اگر یہ لوگ اتنی طاقت بھی حاصل کر لیں کہ سورج کو میرے دائیں ہاتھ اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ لا کر رکھ دیں پھر بھی میں یہی کہونگا۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ یہ جواب سنتے ہی آپ پر رقّت طاری ہو گئی۔ اور انہوں نے کہا کہ میں نے تو صرف قوم کا پیغام سنانا تھا۔ اس پر لوگوں نے بڑی سختی سے آپکا بائیکاٹ کر دیا۔ اور آپ اپنے چچا سمیت ایک وادی میں چلے گئے۔ وہاں بعض پتوں کو کھا گزارا کرتے تھے اسی تکلیف میں ابو طالب بھی فوت ہو گئے۔ اور حضرت خدیجہ بھی۔ لیکن پھر بھی صحابہؓ اس پر قائم رہے جب خدا نے دیکھا کہ امتحان پورا ہو گیا ہے تو مکّہ کے بعض لوگوں میں جوش پیدا کر دیا ایک رئیس جو بظاہر مکّہ والوں کے ساتھ مل گیا تھا مگر اسکو یہ بات بُری لگتی تھی۔ حالات تو اس کو معلوم ہوتے ہی تھے کہ وہاں بیران کا کس طرح گذارہ ہوتا ہے۔ وہ ایک شریف الطبع سردار کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا کہ تمہیں پتہ ہے کہ آخر وہ بھی تو ہمارے رشتہ دار ہیں وہ کس سختی سے گذارہ کر رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں بھی یہی خیال کر رہا تھا۔ لیکن میں اکیلا تھا۔ اس پر وہ ایک اور سردار کے پاس گئے۔ جو اُن کے ساتھ شامل ہُوا اور تینوں نے اتفاق کر کے اس عہد کو توڑ ڈالا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اتنی کرے کہ دوسری سب باتوں کو نظر انداز کر دے مومن کا کام ہی ہے کہ رات دن اللہ تعالیٰ کی ہی بڑائی بیان کرے +

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔ اور اپنے کپڑوں کو صاف رکھ باطنی لحاظ سے اور ظاہری لحاظ سے۔ ثیاب کے معنے قلب کے بھی ہوتے ہیں۔ دل کو پاک مومن کا کام ظاہری صفائی رکھنا بھی ہے کپڑے صاف ہوں پہلے زمانے میں تو اسقدر پابندی ہوتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو پیاز کھائے وہ مسجد میں نہ آئے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے بہت بڑے

(بدر صاحبان نے

بزرگ گذرے ہیں وہ اس بات کی پابندی کرتے تھے کہ رات کو کپڑے اُتار دیتے اور ان کے گھروالے انہیں دھو دیتے وہ صبح اٹھ کر پہن لیتے۔ عرب میں بھی یہ قاعدہ ہے کہ لوگ رات کو کپڑے اُتار کر دھلوا لیتے ہیں اور صبح اُٹھ کر صاف کپڑوں کو پہن لیتے ہیں۔ ظاہری پاکیزگی اور طہارت کا سخت حُکم ہے۔ دِلّی کے بادشاہ کو اتفاقاً شاہ ولی اللہ کے ساتھ نقار ہو گیا۔ اسوقت مرہٹوں کا زور تھا۔ بادشاہ باری باری سے تمام بزرگوں کے پاس جاتا اور ان سے اپنی فتح کے لئے دُعا کرواتا۔ لیکن سب نے یہی جواب دیا کہ اس کو شکست ہو گی۔ اس کے بعد وزیر کے کہنے پر چار و ناچار بادشاہ شاہ صاحب مرحوم کی خدمت میں بھی گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تمھاری فتح ہو گی۔

فتح ہونے پر بادشاہ ان کے پاس گیا۔ اور کہا کہ یہ کیا مطلب ہے۔ باقی سارے بزرگ کیا ٹھگ ہی ہیں شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ نہ کہو۔ یہ سب بزرگ ہیں صرف ان کی سمجھ میں ایک نکتہ نہیں آیا۔ مَیں نے بھی جب دعا کی تو مجھے بھی یہ الہام ہُوا کہ باہر والوں کی فتح ہو گی اس سے مراد یہ تھی کہ قلعہ سے ایک لشکر باہر نکلیگا اور فتح ہو گی ✦

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْہُ۔ الرجز بُت پرستی۔ گندگی۔ وہ عمل جو عذاب کی طرف لیجائے۔ وساوس شیطانی اس کے معنے ہوئے کہ صرف کپڑوں کی صفائی ضروری نہیں بلکہ ہر قسم کی گندگی اور ناپاکی کو چھوڑنا بھی ضروری ہے بُت پرستی چھوڑ دے وہ عمل چھوڑ دے جو تجھے عذاب کی طرف لیجائیں۔ وساوس شیطانی چھوڑ دے۔ یہاں پر چھوڑ دینے کے ایک اور معنے بھی ہیں۔ یعنی ان کو میرے ذمے ڈال دے مَیں ان کو آپ ہٹاؤنگا باقی تمام اعمال چھوڑنے سے مراد ان سے بچ اُنکو اختیار کر۔

وَلَا تَمْنُنْ۔ احسان مت کر احسان مت جتا۔ مَنَّ احسان کیا۔ احسان جتایا۔ تَسْتَكْثِرُ۔ استکثار۔ زیادہ لینا۔ بہت سمجھنا دونو لحاظ سے اس کے معنے یوں ہوئے احسان مت کر اس صورت میں کہ تُو سمجھتا ہو کہ مَیں نے کوئی بڑا کام کیا ہے۔ احسان مت کر اس کو بڑا سمجھتے ہوئے۔ جب تُو احسان کرے تو یہ مت سمجھ کہ مَیں اس سے زیادہ طلب کرونگا۔ جب تُو احسان کرے تو یہ سمجھ کر کہ جتنی نیکی کرنی چاہیئے تھی۔ اتنی تُو نے نہیں کی۔ اس سے کم کی ہے نیکی اللہ تعالیٰ کے لئے کرنی چاہیئے۔

(۲) کسی پر احسان مت کر زیادہ طلبی کی نیت سے۔ یعنی احسان مت کر کہ آئندہ وہ تجھ سے اس سے زیادہ احسان کریگا۔ زیادتی کی خواہش رکھتے ہوئے احسان مت کر۔

(۳) خدا پر احسان مت جتا۔ اپنے فرائض کو بڑا

سمجھتے ہوئے یہ نہ کہو کہ میں نے نماز پڑھی اور روزے رکھے جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا کی دی ہوئی طاقتوں سے کرتے ہو اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے نہ کہ تمہارا اس پر - اور لوگوں کو اپنے احسان مت جتاؤ کہ تُو نے ان کے لئے بڑا کام کیا ہے یا تُو نے ان سے بدلہ طلب کرنا ہے - یہ گناہ ہے ۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۔ تو ان باتوں پر اپنے ربّ کی خاطر استقلال سے قائم رہ - ان سب باتوں کا جمع کرنا بہت مشکل ہے - ایک طرف تو مخالفت بڑھ رہی ہو تو ایک طرف اللہ کا نام بلند کرنا غصہ آنے پر احسان جتلانا پڑتا ہے ۔

صبر - ایک بات پر - استقلال سے قائم رہنا - تکلیفوں پر قائم رہنا - یعنی جو اوپر بتلائے ہوئے کام ہیں - ان پر عمل کرنے سے انسان کو تکلیف تو بیشک بہت پہنچتی ہے - ان تعلیموں میں تکلیف تو بیشک ہے لیکن اپنے ربّ کی خاطر ان تکلیفوں کو برداشت کر ۔

(باقی آئندہ)

مصباح کی توسیع اشاعت

مصباحی بہنوں کی خدمت میں مسلسل و متواتر ہر پرچے میں عرض کیا جاتا ہے کہ وہ مصباح کی اشاعت وسیع کرنے کے لئے پوری پوری کوششیں کریں - اور جو بہنیں پہلے خریدار تھیں وہ بھی از سرِ نو خریدار ہو جائیں تاکہ مصباح کا خرچ چل سکے ۔

(مینیجر)

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ جلسوں کی رپورٹ

اپریل ۱۹۳۵ء سے مارچ ۱۹۳۶ء تک گیارہ اجلاس ہوئے - سکول کا سالانہ جلسہ جو ہمیشہ ماہ اپریل میں ہُوا کرتا ہے - امسال بعض وجوہات سے ماہ مئی کی پہلی اتوار کو منعقد ہُوا - دس لڑکیوں نے چھوٹے چھوٹے مفید اور چیدہ مضامین جو نہایت اہم مسائل پر مشتمل تھے اپنے لکھے ہوئے پڑھے - مبارکہ بیگم اور خورشید بیگم نے ہندو مذہب اور اسلام پر مناظرہ کیا - امۃ السلام و مسرت نے احمدی و غیر احمدی کی حیثیت میں مناظرہ کیا - سوال و جواب نہایت دلچسپ تھے - اور پوری کوشش سے تیار کیے گئے تھے - پریذیڈنٹ صاحبہ نے سورۃ نساء کی پہلی آیات تلاوت فرماتے ہوئے تفسیر بیان کی - اور خوب واضح طور پر مطالب سمجھائے - اور بہنوں کو علم دین کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لڑکیوں کی تعلیم میں پوری کوشش کی تاکید کی - پھر جنرل سکرٹری لجنہ نے احمدی گرلز سکول کی سالانہ رپورٹ سُنائی - بعدہٗ طالبات سکول کو دینیات اور اخلاق میں اوّل - دوم - سوم - رہنے والیوں کو مختلف چیزوں کی شکل میں انعام

دیئے گئے۔ بعض لڑکیوں کو گھر سے بھی انعام آئے۔

۲۶ر جون ۱۹۳۵ء چونکہ انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ اس لئے لجنہ اماء اللہ نے الگ ماہواری جلسہ نہ کیا۔ اور اسی جلسے پر اکتفا کیا۔

جولائی ۱۹۳۵ء کے جلسے میں مولوی نذیر احمد صاحب نے زلازل کے متعلق نہایت زوردار الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ اور خوب اچھی طرح سمجھایا۔ اور ذہن نشین کرا دیا۔ کہ ہر زمانہ میں نبی اپنی پیشگوئیاں کرتے چلے آئے ہیں لیکن ہر زمانہ کے لوگ نبیوں کو جھٹلاتے ہیں۔ مگر سچائی دنیا میں پھیل کر ہی رہتی ہے۔

اگست ۱۹۳۵ء میں لڑکیوں کے عمدہ اور مفید مضامین کے علاوہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ نے احکام قرآنی سیکھنے سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بہنوں کی ناواقفیت پر افسوس وندامت کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ زندہ جماعت کہلاتے ہوئے قرآن کے معانی نہ سمجھنا۔ اور پھر کوشش نہ کرنا سخت غلطی ہے۔ اس صورت میں جماعت احمدیہ اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہو سکتا ہے۔

ستمبر ۱۹۳۵ء کے جلسے میں پریذیڈنٹ صاحبہ نے اذا زلزلت الارض زلزالها تلاوت فرما کر اس مضمون کی طرف بہنوں کو توجہ دلاتے ہوئے قلنا اهبطوا منها جميعا آیہ شریفہ کی تفسیر پر شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی۔ اور سلسلہ ہادیان کے تا قیامت جاری رہنے کو ثابت فرمایا۔ اسی ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ کے چند ایک الہامات سُنا کر ان کے پورا ہونے کے متعلق وقوع حادثات کا ذکر نہایت مؤثر طریق سے بیان فرمایا۔ خواتین کو ان کے فرض منصبی یعنی تبلیغ احمدیت کی طرف توجہ دلائی۔

ماہ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں سیدہ شوکت نے الفضل ۶ر اکتوبر ۱۹۳۵ء سے خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں حضرت امیر المومنین نے احرار سے مباہلے کے چیلنج پر روشنی ڈالی ہوئی ہے پریذیڈنٹ صاحبہ نے یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم يقصون عليكم آياتي پوری آیت تلاوت کر کے اس کے متعلق وضاحت سے تفسیر فرماتے ہوئے کہا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت بندوں کی اصلاح کے لئے تا قیامت جاری رہیگا۔ آپ نے ایک امدادی فنڈ یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے کھولنے کی تحریک فرمائی۔ جس میں بہت سی بہنوں نے نام لکھوائے۔

نومبر ۱۹۳۵ء کے جلسہ میں سیدہ شوکت نے حضرت امیر المومنین کا ایک تازہ ٹریکٹ جو مباہلہ کے متعلق تھا پڑھا۔ محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے قرآن کریم کی آیہ شریفہ كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء تلاوت فرما کر اعمال صالحہ پر مفصل تقریر فرمائی۔

۲۵ر نومبر ۱۹۳۵ء گیارہ بجے جامعہ مسجد احمدیہ میں سیرۃ النبی کا جلسہ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے

زیر صدارت سیدہ رفعت صاحبہ منعقد ہوا۔ مستورات کی تعداد ڈھائی صد کے قریب تھی۔ چار پانچ لڑکیوں نے مختصر مضمونوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے نبی کریم صلعم کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی۔ مثلاً پیدائش بچپن کے حالات۔ نبوت۔ ہجرت محبت وشفقت۔ قیدیوں کے ساتھ سلوک) بیان فرمائے:

دسمبر ۱۹۳۵ء میں تحریک جدید کے متعلق جلسہ منعقد ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے تحریک جدید کی غرض وغائیت بیان کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ کی قربانیوں اور ان کے نتائج قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیے۔ سیدہ مسرت نے الفضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا وہ خطبہ جو تحریک جدید کے متعلق تھا پڑھا پھر پریذیڈنٹ صاحبہ نے عجیب پیرایہ میں قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب کا حکم سنایا۔ اور بہنوں کو نام لکھوانے کے لئے کہا۔ مستورات نے اپنے نام لکھوائے:

جنوری ۱۹۳۶ء میں شوکت صاحبہ نے حضرت امیر المومنین کا وہ خطبہ جو جلسہ سالانہ کے ایام میں عید کے موقعہ پر سلسلہ احمدیہ کے لئے بطور تحفہ پیش کیا تھا پڑھا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے جلسہ سالانہ کے متعلق کچھ حالات بیان کیے۔ مثلاً قادیان کی مہمان نوازی۔ کام میں مستعدی۔ وہاں کا انتظام۔ یہ سب باتیں خدائی تائید کے بغیر نہیں ہوسکتیں:

۲۶۔ جنوری ۱۹۳۶ء کو مولوی نذیر احمد صاحب اور چند اصحاب کے حج پر جانے پر لجنہ اماء اللہ نے ٹی پارٹی دی۔ اور ایڈریس کی نقل دوسری جگہ لکھی جائے گی:

فروری ۱۹۳۶ء میں سیدہ شوکت نے الفضل سے ۳۱؍جنوری کا خطبہ پڑھ کر سنایا پریذیڈنٹ صاحبہ نے تضیع اوقات کے نقائص اور وقت کی قدر کے فوائد پر قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ خصوصاً احمدی بہنوں کو تاکیداً کہا۔ کہ اپنی ناخواندہ بہنوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مقدسہ سنایا کریں۔ تاکہ تمہارے علم میں ترقی ہو۔ اور اعتراضوں کا جواب دے سکو:

مارچ ۱۹۳۶ء کے جلسہ میں سیدہ شوکت نے حضرت امیر المومنین کی تقریر جو حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ولایت جانے پر فرمائی تھی۔ پڑھ کر سنائی۔ نوشہرہ ککے زیاں میں پریذیڈنٹ صاحبہ مع چند بہنوں کے تشریف لے گئیں۔ تین جگہ تقریریں ہوئیں وہاں عورتوں کی کمیٹی بنائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے درس کا انتظام کیا:

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر کے زیر اہتمام ۱۹۲۵ء سے ایک گرلز سکول چل رہا ہے جس کا نتیجہ ہمیشہ نہایت تسلی بخش رہا ہے۔ سال گذشتہ یعنی ۳۴-۳۵ء کا امتحان مڈل کلاس جو ڈیپارٹمنٹل امتحان ہوتا ہے ضلع بھر میں اول رہا نتیجہ ۹۵ فیصدی تھا۔ ۳۵-۳۶ء کا نتیجہ ابھی تک بر آمد

نہیں ہوا - دینیات کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے - اور زبان عربی کی تعلیم لازمی ہے ؛

لجنہ اماء اللہ نے مرکزی تحریکات مثلاً تحریک جدید - کشمیر فنڈ - اپیل فنڈ - جلسہ فنڈ کے علاوہ حسب ذیل مقامی خدمات میں حصہ لیا :-

امداد احمدیہ گرلز سکول قریباً ۸۰۰ روپے
امداد بیوگان ۱۰۶ روپے - انعام طالبات ۱۵ روپے
امداد گور ۴ روپے - انجمن انصار اللہ برائے ٹریکٹ ۵ روپے ؛

زینب
آنریری سیکرٹری لجنہ اماء اللہ
سیالکوٹ سٹی

میٹھی چٹنی

کچے آم کے گودے آدھ سیر کو خفیف جوش دیکر اس کو چٹنی کی طرح پیس لیں بعد میں سرکہ ۵ تولہ - ادرک پانچ تولہ - لونگ - الائچی کلاں - مرچ سیاہ - زیرہ سیاہ - ہر ایک ایک تولہ نمک لاہوری پانچ تولہ - کھانڈ ایک پاؤ ان سب چیزوں کو کوٹ کر ڈبوں میں رکھیں - نہایت لذیذ اور ہاضم ہے ؛

اچار کشمش

کشمش ۱ سیر - عرق لیموں ۱ سیر - زیرہ سیاہ ۲ تولہ - زیرہ سفید ۳ تولہ - مرچ سیاہ ۳ تولہ
الائچی کلاں ۲ تولہ - شکر سفید ایک پاؤ -

اول کشمش کو گرم پانی سے دھوکر عرق لیموں میں ڈال دیں - بعد میں نمک لاہوری پانچ تولہ اور باقی سب مصالحہ کوٹ مع شکر کے ڈالیں اور دو روز بعد استعمال کریں ؛

بچّہ کے لئے مناسب خوراک

جو بچہ روغنی مادہ کو بخوبی ہضم کر لیتا ہے اسے دوسرے بچوں کی نسبت اعصابی بیماریاں کم ہونگی - لہٰذا ضروری ہے کہ بڑھتے ہوئے بچے کو روغنیات کے استعمال کی عادت ڈالی جائے ۔

اور کیلسیم بڑھتے ہوئے بچّے کی ہڈیوں کے لئے نافع ہے جو دودھ - پنیر - انڈوں اور سبز ترکاریوں میں بکثرت پائی جاتی ہے جبتک خوراک میں ان چیزوں کی کافی مقدار رہیگی کیلسیم کے کم ہوجانے کا اندیشہ نہیں - لوہا سرخ گوشت انڈے کی زردی جوی اور پالک میں بکثرت ہوتا ہے ۔

جہاں تک وٹامین کا تعلق ہے وٹامین (اے) بالائی - زردی بیضہ - کلیجی اور سبز ترکاریوں اور سب سے زیادہ مچھلی کے تیل میں ہوتا ہے وٹامین (بی) ہر قسم کی خوراک میں اتنی افراط سے ملتا ہے کہ اگر خوراک بدل دی جائے - تو اس کے کم ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا ، وٹامن (سی) تازہ پھلوں اور سبزیوں میں ہوتا ہے ۔ وٹامن (ڈی) جس سے بچے ام الصبیان (سوکھے) کی بیماری سے محفوظ رہتے ہیں - زردی بیضہ، مکھن، دودھ اور مچھلی کے تیل میں ہوتا ہے ۔

پروٹین اپنی نوعیت میں نباتاتی بھی ہیں - اور حیوانی بھی - عام طور پر حیوانی پروٹین بہتر ہوتے ہیں - اور پروٹین کی مقدار کا قریباً نصف حصہ حیوانی طبقہ سے حاصل کرنا چاہیئے یعنی دودھ ، انڈے ، پنیر گوشت اور مچھلی

عجائبات

پولینڈ کے ایک شخص نے متواتر دس سال تک مون برت دھارن کیئے رکھا بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ فرومر نے غصے میں آکر اپنی نئی نویلی دلہن کو برا بھلا کہا ۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد اس کی موت واقع ہوگئی ۔ فرومر نے خیال کیا ۔ کہ اس کی بیوی کی موت اس کی گالیوں کی وجہ سے ہوئی ہے ۔ اس شخص کی ۱۹۳۶ء میں موت ہوئی ہے ۔ اس کی موت پر جرمنی اور پولینڈ کے اخبارات میں اس کی تصویریں شائع ہوئیں ؛

شکاگو کا ایک کیپٹن جے ۔ اتیچ ہیڈلے نہایت خوش قسمت آدمی ہے ۔ وہ تین میل کی بلندی سے گرا ۔ لیکن اس کے باوجود وہ بال بال بچ گیا ؛

بریلی ۱۵ ؍ مئی ۔ فتح گڑھ کا ایک تار مظہر ہے کہ موضع باگرہ میں ایک عجیب واقعہ ہوا ہے ۔ بادلوں سے خالص انسانی خون کی بارش ہوئی ہے صبح ۱ بجے مینہ برسا ۔ مگر اس کا دائرہ صرف دو بیگھو ں تک محدود رہا ۔ ایک ڈاکٹر نے ان لوگوں کے جو کھیت میں کام کر رہے تھے ۔ کپڑوں کا معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ کپڑوں پر خالص انسانی خون کے دھبے ہیں ۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس میں کیا راز ہے ؛

مصر کا ایک یکصد دسی سالہ آدمی انیسویں مرتبہ شادی کر رہا ہے ۔ نئی دلہن بست و پنج سالہ خاتون ہے ۔ دولہا میاں کی باقی تمام بیویاں مرچکی ہیں ۔ لیکن اس کے ۲۲ بچے زندہ و سلامت ہیں ۔ اور اس شادی کے خلاف ہیں ۔ کیونکہ ان کے خیال میں میاں بیوی کی عمروں میں ایک سو پانچ سال کا تفرقہ صد درجہ قابل اعتراض ہے ؛

بیر بھوم ۲۸ ؍ مئی ۔ آج پڑوس کے گاؤں میں ایک غیر معمولی واقعہ ہوگیا ہے ۔ ایک لڑکی آٹھ سال کی جو چیچک میں مبتلا تھی علی الصباح مردہ سمجھ کر پھینک دی گئی تھی ۔ ایک گھنٹہ کے بعد ایک عورت نے جو اتفاق سے اس راستہ سے گذر رہی تھی دیکھا کہ اس کا کفن جو چٹائی کا بنا ہوا تھا ہل رہا ہے ۔ یہ خیال کر کے کہ لاش میں جان موجود ہے اس نے دوسرے راہ گذروں کو آواز دی ۔ مجمع ہوگیا کفن کھولا گیا ۔ اور لڑکی زندہ پائی گئی ۔ لڑکی کو کچھ دودھ پینے کو دیا گیا ۔ جسے اس نے بیٹھ کر پیا ۔ لڑکی کے باپ کو خبر کی گئی ۔ چنانچہ وہ فوراً آیا اور لڑکی کو لے گیا ؛

بقایا داران مصباح بذریعہ منی آرڈر چندہ بھیج کر مشکور فرمائیں ؛

آندھیاں۔ آتشزدگیاں اور طوفان

ابھی زلزلوں کا سلسلہ پورے طور پر ختم نہیں ہونے پایا تھا کہ آتشزدگیوں اور طوفانی آندھیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ کلکتہ رنگون، پنجاب، مراد آباد اور بنگال کے اضلاع میں ایسی خوفناک آتشزدگیاں اور طوفانی آندھیاں آئیں جن سے بہت زیادہ جانی اور مالی نقصانات ہوئے۔ گذشتہ چار یا پانچ سال سے تمام دنیا اور بالخصوص ہندوستان آفات ارضی و سماوی کا شکار بنا ہوا ہے جس سے شدید جانی اور مالی نقصانات ہوتے رہتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ میں لکھنؤ میں بھی اس قدر خوفناک سیاہ آندھی آئی کہ تمام مطلع تیرہ و تاریک ہو گیا گذشتہ پچیس سال کے عرصہ میں کبھی ایسی آندھی نہ آئی تھی۔ گو اس آندھی سے کوئی خاص نقصان نہیں ہوا لیکن شہر کی کئی عمارتیں اس آندھی سے منہدم ہو گئیں جس سے کئی آدمی مجروح ہو گئے۔ خدا رحم کرے۔ ہمیں یہ سب قرب قیامت کے آثار معلوم ہوتے ہیں ٭ (حقیقت)

مبارک باد

علیگڈھ کی ایک تار مظہر ہے کہ صاحبزادہ میاں عبد السلام صاحب عمر بی اے خلف حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ لاء کے پہلے امتحان میں نہایت اعلیٰ نمبر لیکر کامیاب ہوئے ہیں اور آپ فسٹ ڈویژن میں آئے ہیں۔ اسیطرح صاحبزادہ عبد المنان عمر مولوی فاضل ایف اے میں اعلیٰ نمبر لیکر کامیاب ہوئے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک والسلام آپکا

عطیہ

جناب عبد الحمید صاحب پٹواری حلقہ چھپر ریاست قلات نے پانچ روپے ارسال کئے ہیں تا ایک اخبار مصباح ان کی طرف سے اور ایک ان کی اہلیہ مرحومہ محمودہ نسیم اختر صاحبہ کی جانب سے کسی غریب اور خریدنے کی استطاعت نہ رکھنے والی خواتین کے نام جاری کیا جائے۔ صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور ان کے ارشاد کی تعمیل کی جائیگی حاجتمند درخواستیں بہ تصدیق امیر جماعت بھجوا دیں ٭

سانحہ ارتحال

عزیزہ مجیدہ اختر ضیاء صاحبہ بنت خان عبد المجید خان صاحب سب انسپکٹر پولیس پشاور نے ایک مضمون اپنی والدہ ماجدہ کی وفات پر اپنے جذبات غم کے اظہار پر مشتمل بھیجا ہے۔ مرحومہ کی وفات اچانک ۱۲ مئی کو ہوئی۔ اور تین چھوٹے بچے چھوڑے ہیں جن کی عمر ۹ - ۷ - ۵ سال ہے۔ چونکہ مصباح کا کنبہ بہت وسیع ہے اور ہر مہینے ایک نہ ایک وفات ہو ہی جاتی ہے اس لئے ایسے مضامین کے متعلق ایک بار معذوری کا اعلان ہو چکا ہے ورنہ پھر ہر اشاعت میں کوئی نہ کوئی جذباتی اور ذاتی مضمون چھاپنا ہوگا۔ اور اب تو دیر بھی کافی ہو چکی لہذا دعاء مغفرت کی تحریک پر اکتفا کی جاتی ہے۔ خانصاحب قادیان دار الامان تشریف لائے تو وہ ایک کتبہ تیار کرا رہے ہیں جس کے عنوان

"وَادْخِلْ قریش فی جَنّٰت وعیون"

سے ۱۹۳۶ء سنِ وفات نکلتا ہے اور "ہا دخلی جنّتی" سے ۱۳۵۵ھ اس کے علاوہ ایک یہ قطعہ تاریخ وفات ہے :-

آہ امِّ حمید نیک نژاد
جان بجاں آفریں بسرعت داد
سال رحلت مجید چوں پرسید
گفتمش داخلِ بہشت بواد
۱۳۵۵ھ

دَورِ جدید کے میاں بیوی

اس کو گھر بھر کے لئے کپڑے کی اُدھیڑ بُن فکر
اس کو زرگر سے جڑاؤ ہار بنوانے کی فکر
اس کی یہ خواہش کہ گھر آباد ہو رونق بڑھے
اس کو قید پردہ سے آزاد ہو جانیکی فکر
اس کو بچّوں کا تماشا دیکھنے کی آرزو
اس کو دل اپنا سینما گھر میں بہلانیکی فکر
اس کو محنت کر کے دو پیسے کمانیکا خیال
اس کو آٹھ آنہ کی فرمائش کے دُہرانیکی فکر
اس کو اک گاڑھے کے تہمد میں مگن رہنے کی دُھن
اس کو ریشم اور لونڈر میں سما جانے کی فکر
اس کی یہ کوشش کہ گھر میں چار پیسے جمع ہوں
اس گھر رکھ کر گرد آئینے اور شانے کی فکر
اس کو خاموشی سے عمر اپنی بسر کرنے کا شوق
اس کو بزمِ عام میں تقریر فرمانے کی فکر
اس کی یہ خواہش کہ یہ بنکر سہے گھر کا چراغ
اس کو پبلک انجمن میں شمع بن جانیکی فکر

خسرہ وغیرہ سے بچنے کی تدابیر

بچّوں کو خسرہ۔ کالی کھانسی اور اس قسم کی دیگر امراض سے کس طرح بچا سکتے ہیں۔ یہ ایک سوال ہے۔ مسٹر سیلیبی "رینالڈز نیوز ویکلی" میں اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ میڈیکل تجربہ گاہوں میں اس کے متعلق مختلف تجربے کیئے گئے ہیں۔ اور ڈاکٹروں کی یہ متفقہ رائے ہے۔ کہ اگر ان خوفناک امراض سے بچّوں کو بچانا ہے۔ تو ضروری ہے کہ انہیں کُھلی ہَوا میں رکھا جائے۔ کُھلی ہَوا میں ان امراض کے جراثیم اجتماعی طور پر حملہ نہیں کر سکتے۔ بچّوں کو اکٹھا بند کمروں میں بٹھا دینا بالکل فضول ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے بچّوں کی جماعتوں کو کُھلی ہَوا میں بٹھانا چاہیئے۔ اور کُھلی ہَوا میں ہی انہیں ورزش کرانی چاہیئے۔

شادی شدہ مرد سے خط و کتابت کی سزا

وی آناد (آسٹریا) کی ہائیکورٹ نے حال ہی میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ کسی عورت کو اس بات کی اجازت نہیں۔ کہ وہ کسی شادی شدہ مرد سے جس سے اُس کی محبّت ہو۔ کسی قسم کی خط و کتابت کرے۔ اگر کوئی عورت ایسا کریگی۔ تو اُس کی جائیداد ضبط کر لی جائے گی۔ اور اُسے گرفتار کر لیا جائیگا۔ ہائیکورٹ کی رائے ہے۔ کہ اگر عورتیں اور مرد اس قسم کی باتیں کرنے لگ جائیں۔ تو گھریلو زندگی کی راحت ہو جائے گی ؛

جماعت احمدیہ ہر قربانی کیلئے تیار ہو جائے

یوں تو جب سے احرار نے جماعت احمدیہ کیخلاف فتنہ و شرارت شروع کی ہے۔ اسی وقت سے ہر جگہ کے احمدیوں کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنانے اور ہر طرح تنگ کرنے میں مصروف ہیں۔ لیکن انکی فتنہ پردازی کا زیادہ تر رُخ مرکز کیطرف رہا ہے۔ اور تمام بڑے بڑے احراری لیڈر اپنا سارا زور مرکزی جماعت کو دُکھ دینے مشتعل کرنے اور فساد پھیلانے میں صرف کرتے رہے ہیں مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بیرونی مقامات کے احمدیوں پر بھی مظالم کو انتہا تک پہنچانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور اسکے لئے سب سے پہلے وہ مقام منتخب کیا ہے۔ جسے اپنی اہمیت کے لحاظ سے انکے نزدیک قادیان سے دوسرا درجہ حاصل ہے۔ یعنی جناب چودھری سر ظفر اللہ خانصاحب کا وطن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ وہاں کے قلیل التعداد احمدیوں کو اور خصوصاً جناب چودھری صاحب موصوف کے خاندان اور املاک کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو گئے ہیں چنانچہ ایک عرصہ کی شرارتوں اشتعال انگیزیوں اور فتنہ پردازیوں کے بعد حال میں ایک بہت بڑے ہجوم نے جو قاتلانہ حملہ کیا اور جسمیں کئی ایک احمدیوں کو شدید طور پر زخمی کر دیا گیا۔ اور جناب چودھری صاحب موصوف کے آبائی مکان میں گھس کر نقصان پہنچانے کی کوشش کیگئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ڈسکہ میں احرار کی شرارت کسقدر بڑھ چکی ہے۔ اور کتنی بیباکی کیساتھ وہ وہاں کے احمدیوں کو نقصان پہنچانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ چونکہ ان حالات میں نہیں کہا جا سکتا۔ کہ احرار کی یہ ستم شعاری کسقدر وسعت پذیر ہو۔ کہاں کہاں کے احمدیوں کو اس کا نشانہ بننا پڑے۔ اسلئے ۲

محترمہ وزیر بیگم ضیا (ادیب فاضل) کی انمول تصنیف

آرائش جمال رجسٹرڈ

زنانہ سنگھار کی مکمل گائیڈ ضخامت پونے تین سو صفحات۔ ہاف ٹون تصاویر ۲½ درجن۔ دستی تصاویر چار درجن سینگھاری نسخہ جات دو سو۔ قیمت بلا جلد عہ مجلد کاغذی عہ۸ یا جلد سُنہری عہ۸ ؎

روزنامہ ملاپ لاہور سنڈے ایڈیشن ۲۸ اپریل ۱۹۳۶ء لکھتا ہے۔ گردکتاب کی شکل و صورت ٹھیک ویسی ہے جیسی آرائش جمال کے مضمون کی ہونی چاہیئے۔ یعنی کہ نہایت دلکش دیکھتے ہی پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ ....

...اس سے بھی بڑی خوبی اس کتاب کی یہ ہے کہ اسکی زبان سادہ ہے۔ اور جو نسخے لکھے گئے ہیں وہ سہل الحصول اور سہل الترکیب ہیں ؎

المشتہر

کتبخانہ لطیف زندگی ۲۷ موچی دروازہ لاہور

صِرف ماہ جون میں رعایت

خوبصورتی کے متلاشی تمام کریموں کے استعمال سے تھک گئے ہوں تو

گولڈن فیسلین رجسٹرڈ

استعمال کر کے عمر بھر کیلئے مداح بنجائیں۔ یہ خوشبودار کریم کیلوں۔ چھائیوں۔ مہاسوں۔ سیاہ داغوں، بھورے تلوں، داد چنبل اور لوکل سوزش کا واحد علاج نیز خوبصورتی بڑھانے میں لاثانی ہے۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ لکھنؤ سے تحریر فرماتی ہیں۔ کیلوں اور چھائیوں کیلئے گولڈن فیسلین اعجاز مسیحائی سے کم نہیں۔ بیشمار کریموں کے استعمال سے تھک کر اس اکسیر صفت کریم سے صحت حاصل ہوئی۔ بیشک افضل ترین کریم ہے قیمت فی شیشی عہ جو دو آنے علاوہ محصولڈاک ماہ جون میں خاص و عام کو تجربہ کا موقع دینے کیلئے دو آنے فی شیشی رعایت ہوگی (نوٹ) ہر ماہ پبلک کی نئی رائے پڑھیں۔ ایک بار کا امتحان عمر بھر کیلئے مطمئن کرے گا۔

ملنے کا پتہ۔ گولڈن فارمیسی ہریانہ ہوشیارپور پنجاب

ذلیل و خوار ہو کر محاذ پر بدلتا جا رہا ہو اور ساتھ ہی وحشت کا دور زندگی میں بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمیں اسے ناکام بنانے کیلئے ایک طرف

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

پھول

یہ پھول کی ڈالی میز پوش کے کونے پر نہایت ہی خوشنما معلوم ہوگی پھول نمبر ۱ بادامی رنگ سے بنائیں اور بیچ میں گلابی رنگ ہو۔ کلی نمبر ۲ کو باہر کا حصہ آسمانی رنگ سے بنائیں۔ باقی سفید ہو۔ پتے، ڈنڈیاں گہری سبز رنگ سے بنائیں۔ ٹہنی نمبر ۳ کو پیلے رنگ سے بنائیں ؀

(اختر النساء بیگم حیدر آباد دکن)

انگور کی بیل

یہ بیل کارچوب سلمہ ستارے وغیرہ سے کاڑھی جاتی ہے۔ بہنیں ریشم کے دھاگے سے بھی کاڑھ سکتی ہیں۔ ساڑھی کی کور کیلئے بھی نہایت موزوں ہوگی ؀

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا ؀